

مکمل: اس لفظ کا مادہ لاطینی لفظ 'Cultura' ہے جس کا تعلق
قدیم ترین پیشے 'Agriculture' یعنی کاشتکاری کے نام سے ماخوذ ہے۔
کاشتکاری تہذیب و تمدن کی علامت ہے۔ مکمل سے مراد انسانی معاشرے کا تمدن
اور تہذیب کو نالیا جاتے گا۔

بالفاظ دیگر، اس سے مراد کسی معاشرے کی مجموعی طور پر عقلی و فکری، اخلاقی و روحانی
مادی اور دنیاوی حالت مراد لی جاتی ہے۔

اعتبار کا لفظ 'ثقافت' : اعتبار سے نظام تہذیب و تمدن، تجارت، وزارت، فنون
اور رسوم وغیرہ کو بنیاد نہیں بنایا۔
اسلامی تہذیب و ثقافت کے عوامل و محرکات۔

اسلام الہامی دین ہے اس کا ماخذ وحی ربانی ہے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت
دو بنیادی عقیدوں، نبوت و رسالت، خلافتِ نبوت

⑤ اسلامی تہذیب و ثقافت، سیاسی، اجتماعی، اخلاقی اور روحانی زندگی کی علامت
عقیدے کی بنیاد پر تعمیر کرتی ہے۔
ولایت اور نبوت میں نمایاں فرق:

ولایت: ایک ایسی چیز ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے ذاتی قربت و کموش (کناٹہ) کی
نبوت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔
ولایت: ایک روحانی مقام ہے۔

نبوت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ ایک منصب ہے اور روحانی اور مادی
دنیا کی تعبیر جس کی ذمہ داری ہے۔
⑥ نبوت کا مقصد اللہ کے عطا کردہ علم و حکمت کی روشنی میں ایک نئی

اخلاقی فضا کا قیام ہے۔

ولایت: ایک ہونی یا دنی کو اللہ تعالیٰ کا انتہائی قریب حاصل کرنا ہے۔ وہ اس
لذت و سرور میں غم و کد دنیا و مافیہا کو بھلا بیٹھتا ہے۔
نیرت: نبی اس کیفیت سے لذت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا پر بھی
اثر انداز کرتا ہے۔ لوگوں کی زندگی میں انقلاب لانے کی کوشش کرتا ہے۔

روح الہی کی اہمیت: اقبال پر روحی خاصیت ہے۔ زندگی اور روحی لائق و حائز
ہیں۔ روح کو چھوڑے بغیر اس میں الہی حقائق کا ارتکاف کر دیتی ہے
حق تک پہنچا اور تجربے کے ذریعے برسوں میں بھی نہیں پہنچا جاسکتا۔
انسانی عقل ایسا ہی مرحلے میں تھی تو قدرت نے ان کی سہولت کے لیے
لگاتار انبیاء اکرام کو مبعوث کیا۔

۱۶) روح کی بدولت شعور نیرت کا یہ فائدہ ہے کہ اس کی موجودگی میں انسان کو
فرداً فرداً امور زندگی کا منہلہ کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

۱۷) انسانی عقل ترقی کرتے ہوئے بہت خاص مرحلے پر پہنچ گئی تو نبوت کے سلسلے
کو پیرائے کے لیے ختم کر دیا گیا اور عقل استعراقی کو ترک کر کے کا حوقع دیا گیا۔

۱۸) حضور نبی کریم کی بعثت پر انسانی دنیا ختم ہو گئی۔ فلسفیانہ نظریات کے غلبہ
کا دور ختم ہو گیا، ناپ و تورے اور تحقیق و جستجو کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔

اسلامی ثقافت کی روح The Spirit of Muslim Culture

ثقافت کے معنی ہر اہم خیال کی علمی کاوش۔

- ۱۔ مقالہ بعنوان 'قوی زندگی' مطبوعہ خنز، اکتوبر ۱۹۵۶ء، علی گڑھ میں پیش کیا گیا۔
- ۲۔ خطبہ 'دلت برہمن اور ایک طرانی لفظ' ۱۹۱۵ء

The Muslim Community - A Sociological Study

- ۳۔ صبر الہی خطبہ 'اسلام اور علوم دورہ'، لندن ایجوکیشنل کانفرنس، اگست ۱۹۵۱ء
- نوٹ: یہ تینوں مقالات کتاب، مقالات امتیاز، دورہ الواحد یعنی، اگست ۱۹۵۱ء میں شائع ہوئے۔
- ۴۔ اردو اور فارسی جہولوں میں 'اسلامی تہذیب و تمدن' پر بات کی گئی ہے۔
- ۵۔ مقالہ 'اسلامی ثقافت کی روح' The Spirit of Muslim Culture، انٹرنیٹ زبان میں خطبہ دیا گیا اور اردو زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ مئی ۱۹۵۶ء، انجمن حمایت اسلام، لاہور
- ۶۔ صبر الہی خطبہ 'اسلامی ثقافت کے اوجہ بنیادی خیال'، اورینٹل کالج کانفرنس، لاہور، ۱۹۵۸ء
- ۷۔ خطبہ علی گڑھ 'اسلامی ثقافت' ۱۹۵۹ء، مشمولہ 'آئینہ جدید الہیات اسلامیہ'

یورپ میں اسلامی تہذیب و ثقافت سے متعلق خیالات آرا۔

- ۱۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے نام کی دنیا میں کوئی چیز موجود نہیں رہی۔
یونان کی عقلی و فکری ترقی نے یورپ کو غرور و بختا
- ۲۔ اسلام نے تہذیب و تمدن کے میدان میں کچھ کارنامے سر انجام دیے تاہم
اس میں مسلمانوں کی کاوشیں کم رہی ہیں وہ یہاں کے خوشہ چیں رہے ہیں
- ۳۔ مسلمانوں نے اپنے عہدِ عروج میں قابلِ قدر خدمات سر انجام دی ہیں لیکن
بھی ان سے مستفید ہوا۔ مسلم تہذیب و تمدن کی اس کے احیاء کی کاوشیں لاحق ہیں
- ۴۔ اسلامی تہذیب کا آئینہ کوئی وجود نہیں وہ جو کسی تہذیب کا آئینہ ہے۔
کاغذ اس کی اپنی قیمت و کوشش کا حامل ہے۔

② تہذیب، تمدن اور ثقافت - تمدن کو تہذیب کے اور تہذیب کو ثقافت کے دونوں میں استعمال
کیا جاتا ہے۔

(2)

جرمن مفکر اوسوالڈ شپنگلر (وفات 1936ء) کہتا ہے 'زوالہ غریب' - دوالو اب
میں عمریں (اسلامی) ثقافت کو ٹوٹھوڑ رہی ہے بنایا۔

شپنگلر نے ثقافت کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

① کلاسیکی ثقافت 'Classical Culture' - قدیم یونانی اور رومیوں کی
ثقافت۔ افراد کے پیش نظر مابقی اور مستقبل کی بجائے صرف زمانہ حال
پر توجہ، زندگی کی بے مبالغہ پرتش، قاریکی سے لگاؤ، خارجہ کی بجائے داخلہ
پر توجہ، سفر اور سیاحت کی بجائے گھرانہ و حسیان میں مصروف رہنا پسند کرتے

② مجموعی ثقافت، مشرق وسطیٰ کے ممالک، یہودیت، مسیحیت، قدیم مصر کی
مذہب (متاثرہ ہرمت) زرتشتی مذہب (خدا کا واحد کے ماننے والے) اور اسلام کا مہم دخل
معاقدہ: اعلیٰ مافوق الفطرت عناصر پر یقین، آقا محمد میر پرستی، ۱۱۱۱ فرد کی بجائے معاشرے
کی بقا زیادہ اہمیت کی حامل (۱۱) الچی قوت پر ایمان لانے کو ترجیح دیتے

③ فائسٹن ثقافت Faustian Culture (فولی اور لورلی ثقافت)
(شپنگلر نے گوئیٹے کے مشہور کردار فائسٹ کے حوالے سے فائسٹن نام دیا ہے۔
خاص: (۱) خاص مشرق کی طرف حرکت، داخل سے خارجہ کی طرف توجہ کرنے کی روایت
درا کیا اور کسی کو اہمیت، سائنسی (مٹا کر فکر، سائنسی ترقی، ۱۱۱۱ فرد کی انفرادیت لائٹ
احترام

شپنگلر کے نظریہ کی خامی: نتائج پر مبنی ثقافت نے کسی دور کی ثقافت سے
استفادہ نہیں کیا، ان افراد میں دوسری ثقافتوں کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی صلاحیت
نہیں تھی

خامی: فطری تہذیب نے اسلام سے اثرات قبول نہیں کیے۔
 تفسیر نزاع خلاف حقیقت - تہذیبوں کا ایک دوسرے پر اثر انداز ہونا فطری ہے۔
 فطری کارنامے کو بالذات فطری ہے پس کتنا
 دین اسلام کو جو بھی ثقافت کے درپے میں رکھ کر دکھایا۔
 ۱۱۶ اس نے اسلام کے تصورِ تقدیر اور تصورِ زمان و مکان کی حقیقت کو سمجھا۔
 حقیقت: فطری ثقافت نے جو استقرائی رویہ اختیار کیا اس کے پس منظر میں سلمان
 حکمران کی کوششیں کارفرما تھیں۔

ابن خلدون -

ابن خلدون کے عقل کے تصورات

۱۔ زمانے کی کوئی حقیقت نہیں۔ سینو اور افلاہون کا نقطہ نظر
 زمانہ ایک دائرے میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اقلیدس اور رواقیہین کا نظریہ
 ابن خلدون کا نظریہ: زمانے کا تصور حرکت اور تغیر کے عبارت ہے۔
 تحریک: زندگی کا مقصد مسلسل تبدیل ہونے اور تخلیق کرتے رہنے کے ہیں۔
 معاشرہ امتثال کی رائج: میں خلدون کا نظریہ تاریخ اسلام سے ہم آہنگ ہے۔
 قرآن حکیم میں باقاعدہ طور پر تاریخ ہر طور دشمن کرتے کی ضرورت دی گئی ہے۔
 مسلمانوں کی کاوشوں سے تاریخ قبول واقعات نہ رہی بلکہ ایک اہم ذریعہ علم
 بن گئی۔ افراد کی زندگی داستان کی بجائے قوموں اور ملتوں کی رودادِ حیات
 بن گئی۔ جس پر مؤرخ کر کے ان کی اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکتا ہے اور
 اپنے حال اور مستقبل کو بہتر بنا سکتا ہے۔

۶
مسلمانوں کے فرائض و انہماک سے اخذ کردہ اصول:

۱۔ نوع انسانی ایک جسم نامی ہے۔ دنیا کے انسان ایک ہی نوع کے افراد ہیں۔ مادی بنیاد پر ان میں فرق و امتیاز کرنا جائز نہیں۔
۲۔ تمام انسان ایک حقیرت ہے اور زندگی عبادت ہے۔ زمانے کی حرکت کا راستہ $\frac{1}{2}$ میل سے تعین نہیں ہے۔

۳۔ ابن خلدون ایک صوفی (روحانی) اصولوں کی تائید کرتا ہے۔

ابن خلدون کے نظریہ کی خاصیت:

زمانہ و تاریخ کی حرکت کا رخ خط استیم کی بجائے دائرے کی شکل میں ہے گویا موسموں کی تبدیلی سے مشابہ ہے۔

زمانہ وہ مقیاس کے حوالے سے محسوس کرتا ہے۔ مقابلی نقطوں کے مابین و فواصل کی طرز محسوس و محسوس
۱۰ سال حوالہ کرتا ہے۔ مقابلی مصیبت سے شیرینیت ہیں جن کے پھیلاؤ سے ریاست
اور تہذیب دونوں فنا ہوتے ہیں۔

ابن خلدون کے نظریہ پر اقبال کا تبصرہ: ان کی ترقی کا وسیع ساری نسل انسانی

تک وسیع ہے اور نسل انسانی کی ترقی کا انحصار بقائد و افکار کی قوت پر ہے۔

قوانا اور محنت مندرجات کی بدولت قومیں عروج سے پیم کناری رہتی ہیں
بقائد کی کمزوری کی بنا پر زوال پذیر آجاتی ہیں۔